ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر نازیہ یونس

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

”عشق بخیر“ کا جمالیاتی منظر نامہ

Dr. Nazia Younas

Assistant Professor, Urdu Department, National University of Modern Languages, Islamabad.

An aesthetic Perspective of "Ishq Bakhair"

"Ishq bakhair" is a collection of beautiful poems by Rehman Faris, a well known contemporary poet. This book explores subtle details of the aesthetics of art, love, beauty, natural landscapes and feminine beauty. Poem after poem, verse after verse, Rehman Faris sahres his adoration for passionate love, a love that has the magical power to germinate its seeds even into the barren and bleak heart and turn them into a tall, tenacious tree. This tree of love and devotion is an eternal abode of peace and solace for dejected paramours and forlorn lovers. Rehman Faris depicts intricate yet subtle details of beauty in such a charming way that it reflects diverse yet meticulous aspects of nature. In these poems detailed aesthetics of nature not only satiates an avid reader but an enthusiastic appreciation of beauty, a fanciful imagination and a passionate zeal work hand in hand to promote art in its finest form. The poet has succesfully drawn an aesthetic perspective of beauty with such a skill that it keeps readers glued to the book for long.

Keywords: *Ishq Bakhair, Aesthetic, Love, Art, Nature, Beauty, Universe, Sense.*

حیات و کائنات قدرت کی بو قلمونیوں، رنگارنگی اور حسن کی دولت سے مالا مال ہے۔ اس حسن و جمال کو محسوس کرنا بھی ایک فن ہے۔ علاوہ ازیں انسان کی زندگی میں شامل مجرد اشیا، جذبات، فکر اور فن وغیرہ بھی خاص طرح کی خوب صورتی سے مالامال ہے ۔ اس خوب صورتی کو محسوس کرنے کا تعلق حِس اور بالخصوص حسِ لطیف سے ہے۔ انسان کو قدرت کی طرف سے حواسِ خمسہ عطا کیے ہیں۔ انسان ان حواس کی مدد سے کائنات کی ہر شے کو دیکھتا اور محسوس کرتا ہے۔ لیکن جمالیات ایسی شے ہے جو حواسِ خمسہ کے ساتھ ساتھ باطنی حواس، ادراک اور لطیف حس

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کی مدد سے محسوس کی جاتی ہے۔ گویا کسی شے یا فن کی خوبصورتی کا احساس نیز کائنات اور زندگی کے حسن اور خوب صورتی کو حسِ لطیف کی مدد سے محسوس کرنا جمالیات ہے۔ جمالیاتی فلسفے کے آغاز یونانی فلسفے کی ابتدا سے ہوتا ہے۔ بعد ازاں تدریجی ارتقاپذیری کی بدولت جمالیات کی معنویت میں وسعت پیدا ہوتی گئی اور اس کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا۔ جمالیات کی اصطلاح باؤم گارٹن نے پہلی بار ۱۷۵۰ میں استعمال کی۔ جب کہ اس اصطلاح کو جدید معنی ۱۸۲۰ء میں ہیگل نے پہنائے۔ ہیگل نے اسے فنون لطیفہ کے فلسفے کے طور پر لیا۔ اسی مناسبت میں اسے اردو میں جمالیات کہا گیا۔

جمالیات کے لیے انگریزی میں aesthetics کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا دامن بہت وسیع ہے۔ احمد صدیق مجنوں تاریخ جمالیات میں اس حوالے سے کہتے ہیں۔

> "جمالیات سے مراد ارباب فلسفہ کے وہ نظریے ہیں جو حسن اور اس کے کوائف و مظاہر (جن میں فنون لطیفہ بھی شامل ہیں) کی تحقیق و تشریح میں پیش کیے گئے ہیں۔ انسان طبعاً حسن شناس، حسن پرست اور حسن آفریں ہے۔ حسن اور عشق انسان کے فطری عناصر ہیں اور متصوفین کا یہ دعویٰ ہے کہ کون و فساد کے یہ تمام ہنگامے ایک حسنِ مطلق کے نت نئے جلوے ہیں۔"(۱)

جمالیات کے بارے میں تصورات وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہے نیز جمالیات کی نئی نئی جہات نے جنم لیا۔ جمالیات کے حوالے سے پیدا ہونے والے سوالات کی قطع و برید کی گئی جس سے مزید سوالات ادب و فلسفے کی زینت بنے۔ اس لیے جمالیات کی کوئی ایک متعین اور جامع تعریف نہیں کی جاسکتی۔ ہر دور میں زمانے کے بدلتے تناظر میں اس حوالے سے کئی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ جمالیات کے فلسفے حسن اور فنونِ لطیفہ کی دین ہیں۔ مصوری، تعمیر، ڈرامے اور کائنات کے تمام مظاہر جو انسان کی حسِ لطیف کو متاثر کرتے ہیں ادب میں جمالیات کے بیان کا باعث کرتے ہیں۔ اپنی کتاب "جمالیات اور ادب" میں ڈاکٹر ثریا حسین رقم طراز ہیں کہ

> "جمالیات حسن و فن کا فلسفہ ہے۔ حسن سے دلوں کو نور و کشود حاصل ہوتا ہے اور فن انسانی جذبات و تاثرات کے اظہار کا مؤثر وسیلہ ہے۔ فنونِ لطیفہ چاہے ادب ہو یا موسیقی، مصوری ہو یا فنِ تعمیر ہمارے اندر ایک خاموش ترنم اور داخلی آہنگ کا باعث ہوتا ہے۔ شقاوت اور سخت دلی کو دور کرتا ہے۔ عصری حسیت اور اور جمالیاتی حس کو ابھارتا ہے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اور جمالیاتی تجربے کا موجب بنتا ہے۔ چنانچہ جمالیات سے ادب کا رشتہ سرور و آگہی کا ضامن ہے۔" (۲)

گویا جمالیات حسن و فن کی ہم آہنگی سے وجود میں آتی ہے۔ انسانی دل اس سے سرور حاصل کرتا ہے۔ انسانی کیفیات ادب کی صورت منصہ شہود پر اترتی ہیں اور جمالیات حس کو تسکین پہنچاتی ہیں۔ یوں حسن و فن کا شیدائی محبت کے جذبات سے لبریز ہو کر کائنات کے داخلی اور باطنی حسن کو محسوس کرتا ہے۔

کائنات میں موجود اربوں لوگ حواسِ خمسہ رکھتے ہیں مگر ہر انسان کی کیفیات اوراحساسات ایک دوسرے سے مختلف اور جدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ادب اور اس کی جمالیات بھی قاری پر مختلف انداز سے اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ ہر قاری کا ادب پڑھنے، اسے سمجھنے اور محسوس کرنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔ تخلیق کار اپنی تخلیق میں اپنے تخیل، خیال، سوچ، فکر اور فن وغیرہ کی مدد سے حسن پیدا کرتا ہے۔ یوں ادب کی یہ جمالیات قاری کے اعصاب، حسیات اور حواس پر خوشگوار اثرات مرتب کرتا ہے اور قاری تخلیق کار کی تخلیقی جمالیات کا حصہ بن کر حسن و پُرکاری کی ایک نئی دنیامیں سفر کرتا ہے۔ گویا

"جو نالے لب تک نہ گئے ہوں، وہی سینے کے داغ بنتے ہیں اور انھیں سے جلوہ گاہ حسن میں چراغاں ہوتا ہے۔ چوں کہ رُکی ہوئی توانائی اضطراری اور بلا واسطہ اظہار کے طریقوں کی عدم موجودگی میں بالواسطہ اظہار کے طریقے نکال لیتی ہے اس لیے اظہار کی تعمیر میں تشبیہات، استعارات اور اشارات کے پھول بہ کثرت سجائے جاتے ہیں۔"(۳)

رحمان فارس کا شمار نوجوان نسل کے پسندیدہ شعرا میں ہوتا ہے۔ رحمان فارس اکیسویں صدی کے جمالیاتی منظر نامے پر اُبھرنے والے اہم شاعر ہیں۔ آپ نے مختصر عرصے میں شاعری کی دنیا میں نمایاں نام و مقام پیدا کیا ہے۔ آپ نے حسن و عشق جیسے روایتی مضامین کو خوب صورت انداز میں پیش کرتے ہوئے جدت سے ہم آہنگ کیا۔ آپ کا کلام اور اندازِ تحریر ہر خاص و عام کے دل و دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ فارس کی شاعری میں عشق اور کیفیاتِ عشق کا بیان نہایت خوب صورت انداز میں ملتا ہے۔

"عشق وہ ساتویں حِس ہے کہ عطا ہو جس کو
رنگ سُن جاویں اُسے، خوشبو دکھائی دیوے
ہم کسی اور کے ہاتھوں سے نہ ہوں گے گھائل

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

زخم دیوے تو وہی دستِ حنائی دیوے
پتیاں ہیں یہ سُلاخیں تو نہیں ہیں فارس
پھول سے کہہ دو کہ خوشبو کو رہائی دیوے "(۴)

رحمان فارس عشق و محبت جیسے نفیس جذبوں کا شاعر ہے۔ اس حوالے سے عباس تابش لکھتے ہیں۔

"تم واقعی شہر وصال کے فقیر ہو۔ مجھے یاد ہے کہ تم نے پہلے اپنی کتاب کا نام بھی " میں فقیر شہر وصال کا" رکھا تھا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تم بھی اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ "دین سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو۔" تم نے عشق کی خیر مانگی اور کتاب کا نام عشق بخیر رکھ دیا۔ اس نام سے مجھے یقین ہو گیا کہ تم دعا پر یقین رکھتے ہو۔ کیا تمھیں پتا ہے کہ اب یہ دعا نئی نسل کی دعا بن چکی ہے اور اس شہر میں جونہی سورج طلوع ہوتا ہے عشق کرنے والے صبح بخیر کی بجائے عشق بخیر کا 'ایس ایم ایس' کرتے ہیں، عشق اور شاعری پر آئے ہوئے بُرے دنوں میں ایک دوسرے کو یہ دعا دیتے ہیں اور تمہارے دلوں کا نشانہ بنانے والے شعر سناتے ہیں۔" (۵)

رحمان فارس کی کتاب کا نام "عشق بخیر" ہے۔ رحمان فارس کا کلام جمالیات کا مکمل نمونہ ہے۔ قدرت کی طرف سے جمالیات کا پورا نصاب پڑھنے کے واسطے انہیں ملا۔ ان کے ہاں عشق کی، حسن کی، عورت کی، قدرتی مناظر کی، فن کی اور محبت وغیرہ کی جمالیات کا بیان بہت شگفتہ انداز میں ملتا ہے۔ اس حوالے سے ان کا کہنا ہے۔

"جمالیات کو پڑھنے کا شوق تھا سو مجھے
عطا ہوا ہے مکمل نصاب یعنی تو"(۶)

جمالیات کے تصورات اور جہات لامحدود ہیں۔ جمالیات کی معنویت اور پُرکاری قاری کے تخیل اور سوچ کو متاثر کرتے ہوئے اس کی حسِ لطیف کو بہم تسکین پہناتی ہے اور اس کے وجدان، ادراک اور احساس کے لیے سکون اور لطافت کا باعث بنتی ہے۔ رحمان فارس انسانی جذبات و احسات کو لفظوں کی شال اوڑھا کر، ان کے خدوخال سنوار کر، ہار سنگھار کر کے قاری کے سامنے اس خوب صورت انداز میں پیش کرتا ہے کہ دل سے بے ساختہ آہ اور واہ کی صدا بلند ہوتی ہے۔ فارس کے ہاں عشق کی جمالیات پوری تابانی کے ساتھ رونق افروز ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"تو عشق پائے، عشق کے مرنے کے بعد بھی
فارس، مزارِ دل پہ ترا جگمگائے نام "(۷)

عشق کے نشے میں چُور انسان کو چہار سو محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اب رحمان فارس کے یہاں اس کیفیت کے بارے میں ابہام کی سی صورتِ حال دکھائی دے رہی ہے۔ کہ آیا یہ شوق کی زیادتی ہے یا پھر عشق اسے فریب دے رہا ہے۔

"کیا یہ وفورِ شوق ہے یا یہ فریب عشق ہے؟
دیکھوں میں جب بھی آئینہ، چہرہ ترا دکھائی دے "(۸)

عشق کی دنیا میں موسموں کی بھرمار ہوتی ہے۔ کبھی عاشق ہجر کی آگ میں جلتا اور آہیں بھرتا ہے، کبھی امید ورجا کا عالم دل میں مسرت کی کلیاں کھلا دیتا ہے۔ کبھی محبوب کا سراپا اور ایک جھلک آتشِ شوق کو مزید بھڑکاتا ہے اور کبھی محبوب کی جدائی و نارسائی کا دکھ خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ گویا عشق کی دنیا میں بھی بہار، خزاں، ساون بھادوں، پت جھڑ، گرمی سردی ہر طرح کا موسم چلتا رہتا ہے۔ فارس کے ہاں عشق کے سارے موسموں مثلاً طلب، کسک، حزن و ملال، خوشی، غم، ہجر و وصال، التفاتِ یار کی رُت، جلوہ محبوب اور دیدارِ یار وغیرہ پوری رعنائیوں کے ساتھ موجود ہیں۔

"تو شش جہات میں ہے اور مرے وجود میں بھی
نہیں ہے یوں کہ فقط چار سُو تُو ہے "(۹)

رحمان فارس کے ہاں جمالیات کا ایک جہاں آباد ہے۔ جہاں عشق کی جمالیات اپنے رنگ دکھاتی ہیں وہیں رحمان فارس کا فن بھی جمالیات کے سُروں پر نغمہ ہائے رنگ سناتا اور قاری کو مسحور کرتا دکھائی دیتا ہے۔ فارس کا فن، فارس کی شاعری کو کمال عطا کرتا ہے۔ تخیل خوب صورت ہو، تصور یکتا ہو مگر اظہار کی طاقت نہ تو کلام پڑھنے والے پر اثر نہیں کرتا اور اپنی رعنائی اور دلکشی کھو دیتا ہے۔ رحمان اس معالے میں بھی خوب قسمت ہے کہ اسے تخیل کی خوب صورتی و رعنائی کے ساتھ ساتھ قلم کی طاقت اور اظہار کی قدرت بھی قدرت کی طرف سے فراوانی سے عطا کی گئی ہے۔ عام سے مضامین بھی ان کے ہاں نہایت دلکشی سے بیان کیے جاتے ہیں۔ یک رنگ مضمون کو سو رنگوں میں باندھنے کے ہنر میں طاق ہیں۔ فارس کے کلام کی خوب صورت ہے کہ ان کے ہاں ایک عام سی بات بھی اس دلکش

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اور پُر تاثیر انداز میں بیان کی جاتی ہے کہ قاری کو محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ اسی کے دل کی آواز ہے۔ بھولے بسرے شخص کی یاد کو بیان کرنے کا انداز نہایت اعلیٰ ہے۔

"طاقِ نسیاں سے اتر، یاد کے دالان میں آ
بھولے بسرے ہوئے اے شخص میرے دھیان میں آ"(۱۰)

فارس کا شعر کہنے کا انداز نہایت سادہ اور عام فہم ہے۔ ان کی غزل میں دقیق، پیچیدہ اور مشکل الفاظ کا استعمال نہیں ملتا۔ الفاظ کا چناؤ نہایت مناسب اور خوب صورت ہے جو ان کے خیال اور تخیل کو اظہار کی بلندی عطا کرتا ہے۔ فارس کے ہاں خیال کی ندرت اور بلند پردازی موجود ہے۔ خوب صورت تشبیہ اور استعاروں کا استعمال ان کے خیال کو چار چاند لگاتا ہے۔ ذو معنی کیفیت جمالیاتی حس کو سرور فراہم کرتی ہے۔

"چاند آبیٹھا ہے پہلو میں، ستارو! تخلیہ
اب ہمیں درکار ہے خلوت، سو یارو! تخلیہ"(۱۱)

محبوب کی کمر کا مضمون اردو ادب کے ہر عام و خاص شاعر نے باندھا ہے۔ فارس بھی محبوب کی کمر کا ذکر کرتے ہیں تو قاری کی جمالیاتی حس اس سے حظ اٹھاتی نظر آتی ہے اور ایک خوب صورت اور دلنشیں پیرائے میں محبوب کی کمر کا ذکر ملتا ہے۔

"کون فن کار سنبھالے وہاں مصرعے کی لچک
قافیہ بن کے جہاں تیری کمر آتی ہے"(۱۲)

فارس کے ہاں فطرت کی بوقلمونیاں بھی اپنی رنگا رنگی دکھاتی نظر آتی ہیں۔ رحمان فارس نے فطرت اور اداسی کی ہم آہنگی سے دشتِ جنوں کی ہوا کی خوشبو سے آمیزش کر دیا ہے۔ تصور اور تخیل اڑان بھرتا ہے اور ہوا اور گل کو محبوب کی شان میں مدح سرائی پر مجبور کر دیتا ہے۔ ہوا غزل خواں ہے اور گل کی صورت درختوں کی شاخوں پر محبوب کی کے گالوں کو پرویا ہے۔

"غزل نگار ہوا نے تمام شاخوں پر
لکھے ہیں گل تیرے گالوں کا ترجمہ کر کے" (۱۳)

گویا رحمان فارس نہ صرف عشق کی جمالیات سے آگاہ ہیں بلکہ ان کے ہاں فن کی جمالیات بھی اپنی معراج پر نظر آتی ہیں۔ فارس خوب صورت خیال، تصور، سوچ اور تخیل کو خوب صورت لفظوں لبادہ پہنا کر قاری کے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

سامنے اس صورت متشکل کرتے ہیں کہ قاری ایک جمالیاتی فضا کے سحر میں کھو کر رہ جاتا ہے اور یہ لطیف احساس اس کی روح اور دل کی دنیا کو ایک غنائیت بھری خوشی اور مسکان سے نوازتا ہے۔ فن، تخیل آفرینی اور حسن کے ملن سے جمالیاتی لطف پیدا ہوتا ہے۔ حسن اور عشق انسانی کی فطرت میں موجود دو اہم عناصر ہیں جو اس کی ذات کے منظر نامے کو ایک رنگ و آہنگ فراہم کرتے ہیں۔ حسن مناظر میں ہوتا ہے، دیکھنے والی آنکھ میں ہوتا ہے۔ حسن ہمارے ارد گرد بے پناہ صورتوں میں موجود ہے۔ یہ اشیا میں ہوتا ہے، انسانوں میں ہوتا ہے، محبوب کی اداؤں میں ہوتا ہے، باتوں میں، مسکراہٹ میں، غصے میں غرض ہر شے میں حسن پوشیدہ ہوتا ہے بس اسے دریافت کرنے والی آنکھ چاہیے ہوتی ہے۔ حسن پرستی، تخیل اور جذبہ مل کر فن کو پروان چڑھاتے ہیں۔ رحمان فارس کے ہاں بھی حسن کی جمالیات پوری آب و تاب کے ساتھ نہ صرف موجود ہیں بلکہ نیرنگِ جہاں کی تابانیاں بھی دکھا رہی ہیں۔ ان کے ہاں حسن کبھی ناراض ہے، کبھی غمگین، کبھی خوش اور کبھی ادائیں دکھاتا پھر رہا ہے۔ حسن کئی رنگوں اور صورتوں میں ان کے ہاں موجود ہے۔

" ناراض حسن، عشق کی مجبوریاں سمجھ
محفل میں اجتناب کا مطلب کچھ اور ہے"(۱۴)

عورت خدا کی سب سے خوب صورت تخلیق اور حسن کا شاہکار ہے۔ عورت خوشبوؤں اور رنگوں پر مشتمل وہ حسین تصویر ہے جسے مصور نے پوری تندہی اور محنت سے تخلیق کرتے ہوئے کائنات کا سارا حسن اس کے اندر سمو دیا ہے۔ عورت کا حسن صرف وہی محسوس کر سکتا ہے جسے بصارت کے ساتھ ساتھ بصیرت سے بھی نوازا گیا ہو۔ فارس جب عورت کے حسن کو محسوس کرتا ہے تو خوب صورت الفاظ اور تشبیہات و استعارات کا سہارا لیتا ہے اور حسن عورت کی شکل میں مجسم نظر آتا ہے۔ حسن کیسا لباس زیبِ تن کرتا ہے اور خوب صورت اور خوش نما ملبوس میں حسن کیسا دکھائی دیتا ہے اس کے بارے میں شاعر کا کہنا ہے۔

"لباسِ سرخ میں ملبوس لڑکی
چھلکتا جام حسنِ احمریں کا"(۱۵)

رحمان فارس کی نظم "تو رنگ برنگی روشنی تیرا کامل روپ سروپ" ایک سحر کن جمالیاتی فضا قائم کرتی نظر آتی ہے۔ ملکوتی حسن اور من مندر کے مالک سے شاعر اپنا کاسہ بھرنے کی التجا کر رہا ہے اور ساتھ ہی من و تُو کا فرق مٹانے کی خواہش کا اظہار بھی ملتا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"اے مست مُدھر من موہنی! مجھے حسن کی دے خیرات
اے پاک سہانی سوہنی! ہوں خشک چھڑک برسات
اے من معبد کی راہبہ! چل تھام لے میرا ہاتھ
ان چھوئی مقدس صاحبہ! آ لمس کا چرخہ کات
ہم ازل ابد کے گھات پر، یوں عشق میں تر ہو جائیں
تیرے اور میرے نام کے، سب حرف امر ہو جائیں"(۱۶)

کائنات کی ہر شے اپنے اندر حسن رکھتی ہے۔ رحمان فارس کے ہاں فطرت کا حسن قاری کے جمالیاتی ذوق کو بہم تسکین پہنچاتا نظر آتا ہے۔ شاعر بارش کی جمالیات سے ایسی تخیلاتی فضا قائم کرتا ہے کہ پڑھنے والا خود کو اس منظر کا حصہ محسوس کرتا ہے۔ بارش کی جمالیات بیان کرتے ہوئے فارس نے پرندوں کے بارش میں بھیگنے، برستی بوندوں کی رم جھم جو کسی انوکھے البیلے سُر کا پتا دیتی ہے، ہوا کے بارش میں لہک لہک کر گیت گانے کے منظر، خوشی سے مسکراتی ہنستی دھنک اور اس سب کے ہوتے ہوئے کسی ایک شخص کے نہ ہونے سے بارش میں موجود اداسی کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے۔

"بڑا انوکھا ردھم تھا برستی بوندوں کا
ہوا نے رات بہت گیت گائے بارش میں "(۱۷)

شاعر کی اپنی جمالیاتی حس بہت باریک بیں ہے۔ شاعر اپنی حسِ لطیف کی مدد سے کائنات کے ایسے مظاہر جو وجود نہیں رکھتے، انہیں متشکل دیکھتا ہے۔ کہیں وہ پھولوں کی خوشبو دیکھنے کا خواہشمند ہے اور کہیں اسے محسوس ہو رہا ہے کہ صبا رقص کر رہی ہے۔ وہ چہار سو دیکھ رہا ہے کہ اب بصیرت کی مدد سے وہ کیا کیا دیکھنے کے قابل ہے۔ اس کا وجدان اور ادراک اسے اپنے ارد گرد غیر مرئی اشیا کا وجود دکھا رہا ہے۔

"خوشبوئے گل نظر پڑے، رقصِ صبا دکھائی دے
دیکھا تو ہے کسی طرف، دیکھیے کیا دکھائی دے"(۱۸)

محولہ بالا تحقیق اس امر کی عکاس ہے کہ رحمان فارس خوبصورت اندازِ فکر اور اندازِ بیان کے حامل شاعر ہیں۔ آپ کا کلام جمالیات کا کھلا مظہر اور بیان ہے۔ آپ کے ہاں شعری اظہاریت اور شعری جمالیات بدرجہ اتم

موجود ہیں اور اس نہایت دلکش اور عمدہ انداز میں موجود ہیں۔ رحمان فارس نے خوش اسلوبی سے حسن، عشق اور فن کی جمالیات کا احاطہ کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ احمد صدیق، تاریخ کی جمالیات، انجمن ترقی اردو علی گڑھ، ۱۹۵۹ء، ص ۱۲

۲۔ ثریا حسین، ڈاکٹر، جمالیات اور ادب، ایجوکیشن بک ہاؤس، مسلم یونیورسٹی مارکیٹ علی گڑھ، ۱۹۷۹ء، ص ۱۱

۳۔ میاں محمد شریف، جمالیات کے تین نظریے، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۳ء، ص ۱۸۲

۴۔ رحمان فارس، عشق بخیر، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۶۳

۵۔ عباس تابش، خود بنام خود، مشمولہ، عشق بخیر، از رحمان فارس، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۱۷

۶۔ رحمان فارس، عشق بخیر، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور، ص ۱۱۱

۷۔ ایضاً، ص ۴۷

۸۔ ایضاً، ص ۴۶

۹۔ ایضاً، ص ۶۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۲۱۸

۱۱۔ ایضاً، ص ۹۴

۱۲۔ ایضاً، ص ۵۱

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۲۴

۱۴۔ ایضاً، ص ۴۱

۱۵۔ ایضاً، ص ۱۴۳

۱۶۔ ایضاً، ص ۸۷

۱۷۔ ایضاً، ص ۱۱۹

۱۸۔ ایضاً، ص ۴۶